50508 ـ ایک شخص بے نماز ہے اور اپنی گرل فرینڈ (معشوقہ) کے ساتھ رہتا ہوا توبہ کر کے اس سے شادی کرنا چاہتا ہے ؟

سوال

ایك فرانسیسی شخص مسلمان تو ہے لیكن وہ نہ تو نماز ادا كرتا ہے اور نہ ہی روزہ ركھتا ہے، اور اپنی عیسائی گرل فرینڈ كے ساتھ رہائش پذیر ہے، اب توبہ كرنا اور روزے ركھنا چاہتے ہے، لیكن وہ اپنے ساتھ اس عورت كی موجودگی كو عذر بناتا ہے، چنانچہ كیا اس كے لیے اس عورت كے ساتھ شادی كرنی جائز ہے ؟
یہ علم میں رہے كہ كل سے رمضان المبارك كا مہینہ شروع ہو رہا ہے اور یہ پہلا روزہ ہو گا، اگر اس كے لیے ایسا كرنا جائز ہے تو اس سلسلہ میں شریعت كے مطابق كیا كاروائی كرنا ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

اس شخص اور اس كے علاقی دوسروں كو بھی یہ بات معلوم ہونی چاہیے كہ نماز ترك كرنا كفر ہے، اور دائرہ اسلام سے خارج كر دیتا ہے، اور پھر دین اسلام اس پر راضی نہیں كہ كوئی بھی مسلمان شخص نماز روزہ ترك كرے، اور اپنی گرل فرینڈ كے ساتھ رہائش پذیر ہو.

چنانچہ آپ پر واجب اور ضروری ہے كہ اس شخص كو نصیحت كرتے ہوئے اس كے سامنے اسلام كی حقیقت واضح كریں كہ شرعی احكام كے سامنے سرتسلیم خم كرنے كا نام ہی اسلام ہے، اور پھر مسلمان شخص كو دوسرے لوگوں كے لیے نمونہ اور ماڈل بننا چاہیے، اور خاص اس كفار ممالك میں تو اور بھی زیادہ، یہ شخص صرف اپنی نمائندگی نہیں كر رہا بلكہ وہ تو اس دین اسلام كا نمائندہ ہے جسے اس نے قبول كیا، اور اس پر چلنے كا التزام كرتا ہے، اس لیے اسے ان معاصی كو لازما ترك كرنا ہو گا، اور شرعی احكام كی پابندی كرنا ہو گی، خاص كر نماز جو كہ دین اسلام اور كفر كے مابین حد فاصل ہے.

دوم:

ہمیں اس سے بہت خوشی محسوس ہوئی ہے كہ وہ شخص توبہ كرنا چاہتا ہے، لیكن اس كی توبہ كرنے میں كیا چیز

حائل ہے ؟

حالانکہ اللہ سبحانہ وتعالی تو اپنے مومن بندے کی توبہ سے بہت خوش ہوتے ہیں، اور جب بندہ اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتا ہوا توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے، اس لیے اسے جلد از جلد توبہ کر لینی چاہیے اور اسے لیت و لعل سے کام نہیں لینا چاہیے، یا پھر وہ اس سلسلے میں توبہ کو معلق نہ رکھے مبادا اسے موت آ لے اور اس نے توبہ بھی نہ کی ہو، تو اس طرح وہ گناہوں اور معاصی کی حالت میں ہی اپنے رب سے جا ملے، اور ہو سکتا ہے اگر وہ اسی حالت پر رہے تو اسے موت کفر کی حالت میں آئے، اللہ اس سے محفوظ رکھے.

آپ اسے یہ بتائیں اور اس کے لیے اس کی وضاحت کریں کہ اللہ سبحانہ وتعالی توبہ کرنے والی کی برائیاں بھی نیکیوں میں بدل ڈالتے ہیں:

اللہ سبحانہ وتعالی کا ارشاد ہے:

لیکن جو شخص توبہ کر لے اور ایمان لے آئے اور اعمال صالحہ کرے، یہی لوگ ہیں اللہ تعالی ان کی برائیوں کو نیکیوں میں بدل ڈالتا ہے، اور اللہ تعالی بخشنے والا رحم کرنا والا ہے الفرقان (70).

اس لیے اسے ہر وہ چیز ترک کرنے میں جلدی کرنی چاہیے جو اللہ تعالی کی ناراضگی کا باعث بنے، چاہے وہ نماز ترک کرنا ہو، یا پھر اپنی گرل فرینڈ کے ساتھ رہنا.

مزید تفصیل کے آپ درج ذیل سوال کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں کیونکہ یہ بہت اہم ہیں: (624)

سوم:

اگر یہ شخص اللہ تعالی کی طرف رجوع کرتا ہوا توبہ کر لے تو اسے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ اس گرل فرینڈ سے شادی نہیں کر سکتا، اس لیے نہیں کہ وہ عیسائی لڑکی ہے، بلکہ اس لیے کہ وہ زانیہ ہے - جیسا کہ اس کی کلام اور وصف کے مطابق - ، اور پھر اہل کتاب - یہودی یا نصرانی - لڑکی سے شادی کی شروط میں یہ شامل ہے کہ وہ لڑکی عفت و عصمت کی مالك ہو، یعنی پاکدامن ہو اور زانیہ نہ ہو اور نہ ہی اس کا کوئی بوائے فرینڈ ہو.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

آج تمہارے لیے پاکیزہ اشیاء حلال کر دی گئی ہیں، اور تم لوگوں سے پہلے جنہیں کتاب دی گئی ہے ان کا کھانا بھی حلال ہے، اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے، اور مومن عورتوں میں سے پاکدامن اور جنہیں کتاب دی گئی ہے ان میں سے پاکدامن اور عصفت و عصمت کی مالك عورتیں حلال ہیں جب کہ تم انہیں ان کے مہر ادا کر دو، اس طرح کہ تم ان سے باقاعدہ نکاح کرو، یہ نہیں کہ اعلانیہ یا پوشیدہ بدکاری کرو اور ان سے دوستیاں لگاؤ المآئدۃ (5).

چنانچہ اللہ سبحانہ وتعالى نے يہاں اہل كتاب كى عورت سے نكاح ميں شرط يہ ركھى ہے كہ وہ پاكدامن اور عفت و عصمت كى مالك ہو، اور كسى بھى مسلمان شخص كے ليے ايسى كتابى عورت سے شادى كرنى جائز نہيں، بلكہ اگر كوئى عورت مسلمان ہو اور زنا بھى كرنے والى ہو تو كسى پاكدامن مسلمان كے ليے ايسى عورت سے شادى كرنى جائز نہيں.

اللہ سبحانہ وتعالى كا فرمان ہے:

زانى مرد زانيہ يا مشرك عورت كے علاوہ كسى اور سے شادى نہيں كرتا اور زانى عورت كسى زانى يا مشرك مرد كے علاوہ كسى اور سے شادى نہيں كرتى، اور مومنوں پر يہ حرام كر ديا گيا ہے النور (3).

اس مسئلہ كى مزيد تفصيل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (11195) اور (2527) كے جوابات كا مطالعہ كريں.

چنانچہ اگر وہ اس لڑكى سے شادى كرنا چاہے تو يہ توبہ اور اسلام قبول كرنے اور نماز كى پابندى كرنے اور ان دونوں كا زنا كارى سے توبہ كرنے كے بعد ممكن ہے.

يہ تو اس حالت ميں ہے اگر وہ شادى كرنا چاہے.

اور ہمارے ذمہ اسے نصيحت كرنا لازمى ہے كہ ہم خير و بھلائى كى طرف اس كى راہنمائى كريں، اور اس كے دين اور دنيا ميں اس كى اصلاح كريں، اور وہ يہ كہ وہ اللہ تعالى كے ہاں سچے اور پكے دل سے توبہ كرے، اور بغير كسى تردد اور دير لگائے اس لڑكى كو چھوڑ دے، اور اس كے علاوہ عفت و عصمت كى مالك كسى مسلمان لڑكى كو تلاش كر كے اس سے شادى كرے.

كيونكہ اگر وہ شخص اللہ كى جانب توبہ كرتا ہے تو وہ اس كا زيادہ محتاج ہے كہ اس كے ساتھ كوئى ايسى عورت ہو جو عفت و عصمت كى مالك ہو اور اس كے دين كو سمجھے اور اسے اللہ تعالى كى اطاعت و فرمانبردارى كرنے پر ابھارے.

ليكن يہ كتابى لڑكى اگر زنى سے توبہ بھى كر ليتى ہے تو يہ لڑكى اس كے ليے اللہ تعالى كى اطاعت و فرمانبردارى ميں ممد و معاونت ثابت نہيں ہو گى، اور نہ ہى اس كے گھر اور مال و عزت كى امين ہو گى، اور نہ ہى اس كى اولاد كى تربيت كے قابل ہے، چنانچہ اس نصيحت ميں ہمارى نيت تو اس كے ليے خير و بھلائى ہى ہے، اسے جوش ميں آنے سے دور رہنا اور اجتناب كرنا چاہيے تا كہ اسے معلوم ہو كہ يہى صحيح اور درست ہے.

اور اگر وہ اپنے ارد گرد نظر دوڑائے تو اسے بہت سے ايسے مسلمان اشخاص نظر آئيں كے جنہوں نے غير مسلم عورتوں سے شادياں كيں تو ان كى حالت اور برى ہو گئى اور وہ اپنے كيے پر نادم نظر آئينگے، اور وہ يہ تمنا كرتے

نظر آئینگے کہ کاش وہ غیر مسلم لڑکی سے شادی نہ کرتے.

برائے مہربانی آپ سوال نمبر (20227) اور (45645) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں، کیونکہ یہ بہت اہمیت کے حامل ہیں.

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے.

واللہ اعلم .